[redacted]

اسلام اور تعلیم اخلاق

(از مولوی عبدالعزیز صاحب بسکوہری متعلم جماعت چہارم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

یوں تو اسلام کے اندر بہت سی صفتیں پائی جاتی ہیں جو اسلام کو دیگر مذاہب کے مقابلہ میں ممتاز و ممیز کرتی ہیں اور جن پر اسلام کو فخر اور بجا فخر حاصل ہے۔ لیکن آج میں ان تمام صفتوں میں ایک ایسی صفت کا بیان کرونگا جو کہ اسلام کی ایک مایۂ ناز صفت کہلانے کی مستحق ہے اور حقیقت میں وہی باعث اشاعت اسلام ہوئی اور وہ مہتم بالشان صفت اخلاق ہے۔ بعض نادان معاندین نے اسلام پر یہ تہمت تراشی ہے کہ اسلام نعوذ باللہ سوء خلق کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اپنے متبعین کو لوٹ مار قتل اور زنا کی رغبت دلاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے تعلیم اسلام پر منصفانہ نظر نہ ڈالی اگر اسلام کی تعلیمات کا بغور ملاحظہ کرتے تو کبھی اس قسم کی جرأت نہ کرسکتے۔ کیونکہ جنھوں نے اسلام کی تعلیمات کو بغور دیکھا ہے انھوں نے اقرار کرلیا کہ واقعی اسلام نے اخلاق کی جو تعلیم مسلمانوں کو دی ہے وہ کسی مذہب میں نہیں ہے۔ قرآن کے نازل ہونے کی سب سے اہم غرض یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اخلاق سکھلائے ان کو اکٹھا و مجتمع کرے ان میں بھائی چارگی پیدا کرے چنانچہ ارشاد ہے مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (مائدہ) اللہ کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ تم پر تنگی ڈالے اللہ کا ارادہ تو یہ ہے کہ تمہیں ہر قسم کے امراض روحانی سے پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تاکہ تم شکر کیا کرو۔ دوسری جگہ فرمایا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ دین اور نعمت کو آج ہم نے مکمل کردیا۔ یہ ظاہر ہے کہ نعمت سے مراد وہ ہے کہ جس کے اتمام کیلئے اللہ تعالی نے آنحضرت کو مبعوث کیا تھا چنانچہ اسی کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ یعنی میں مکارم اخلاق ہی کے اتمام کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں پس ظاہر ہے کہ نعمت سے مراد مکارم اخلاق ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا جاتا ہے کہ آنحضرت کے اخلاق کیا تھے آپ جواب دیتی ہیں کہ قرآن سارا کا سارا آنحضرت کا خلق ہی تو ہے۔ بس اس سے معلوم ہوا کہ گویا اسلام صرف اخلاق کا نام ہے اور حقیقت اخلاق ہی کے اتمام کے لئے قرآن نازل ہوا۔

اللہ تعالی ایمان والوں کے اوصاف و اخلاق کس خوبی سے بیان فرماتا ہے سنئے! ارشاد ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ یعنی اللہ کے پیارے بندے وہ ہیں کہ جن کے اخلاق کریمانہ کا یہ حال ہے کہ وہ زمین پر نہایت پرسکون تکبر و گھمنڈ سے خالی آہستہ آہستہ راستہ طے کرتے ہوئے چلتے ہیں اور اگر کسی جاہل سے سابقہ پڑجاتا ہے تو ان کو سلام کہکر بغیر چھیڑ چھاڑ کے آگے بڑھ جاتے ہیں اور اسی سورۃ کے آخر میں اس طرح سے بھی بیان کیا ہے کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ یعنی مومن کی شریفانہ و کریمانہ صفت یہ ہے کہ وہ جھوٹ کے پاس نہیں جاتے اور اگر کسی بیہودہ مجلس کے سامنے گزرتے ہیں جو کہ

مضر اخلاق ہو تو نہایت بزرگانہ طریقے پر وہاں سے گذر جاتے ہیں۔ دوسری جگہ فرماتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کفار پر بہت سخت ہیں اور دین کی حمایت میں اپنی جان کو بھی قربان کردینے والے ہیں اور آپس میں نہایت محبت و اتفاق سے رہتے ہیں اور ہمیشہ اللہ کی خوشنودی و رضا چاہتے رہتے ہیں" پس اے مسلمانو! اگر تم صحیح معنوں میں مسلمان بننا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کا رتبہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے اپنے اندر اخلاق پیدا کرو بغیر حسن خلق کے خدا کے نزدیک مومن کہلانے کے مستحق نہ ہو گے کیونکہ خدا نے تو مومن کا معیار اخلاق ہی بتلایا ہے۔ اب آؤ ذرا سردار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو دیکھو جس سے معلوم ہو کہ حضور مجسمہ اخلاق تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

Accession No. 36059 Date

اے لوگو یاد رکھو تم جھوٹ نہ بولنا۔ چغلی نہ کھانا۔ بدعہدی نہ کرنا۔ جاسوسی نہ کرنا۔ کیونکہ یہ چیزیں خدا کے نزدیک نہایت مبغوض ہیں خدا اس سے منع فرماتا ہے۔ تم کو دنیا کے سامنے ہادی بنکر رہنا ہے تم لوگوں کیلئے نمونہ بنوگے۔ اس لئے تم اپنے اندر اخلاق پیدا کرو اور یہ چیزیں مضر اخلاق ہیں لا یدخل الجنۃ قتات چغلخور جنتی نہ ہوگا۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تدابروا ولا تباغضوا و کونوا عباد اللہ اخوانا۔ تم بدگمانی سے بچو۔ جاسوسی نہ کرو اور نہ اختلاف پیدا کرو اور نہ آپس میں بغض و حسد پیدا کرو۔ کیونکہ یہ تمام چیزیں مضر اخلاق ہیں۔ اس سے تمام مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ عند اللہ مبغوض ہیں اس لئے تم آپس میں بھائی چارہ پیدا کرو خدا فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اتحاد قائم کرو اور اس میں اختلاف پیدا نہ کرو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے ارشاد فرماتے ہیں اتدرون ما اکثر ما یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ تقوی اللہ وحسن الخلق کیا تم جانتے ہو کہ سب سے زیادہ کون سی چیز لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی۔ یاد رکھو وہ اللہ کا تقوی اور حسن خلق ہے یہ اس لئے کہ چونکہ حسن خلق نام ہے اس قوت کا کہ جس کے ذریعے افعال حسنہ بسہولت صادر ہوں اور اس کی وجہ سے انسان افعال قبیحہ سے محفوظ رہے پس جبکہ یہ حال ہوگا تو وہ خدا کا محبوب ہوگا اور جنت میں داخل ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اے لوگو تواضع و انکساری اختیار کرو کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ ان تواضعوا حتی لا یفخر اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ ولا یبغی احد علی احد۔ یعنی خدا فرماتا ہے کہ اے لوگو تم تواضع و انکساری اختیار کرو۔ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔ مسلمانو کیا تم نے اس حکم پر عمل کیا اور کیا تواضع و انکساری اختیار کیا یہی وجہ ہے کہ چونکہ اس حکم کا خلاف کیا گیا تواضع و انکساری کو برا سمجھا جانے لگا اس لئے ہمارے قلوب متفرق ہوگئے اور ہم سب سے پست ہوگئے۔ پس اگر اپنی پہلی جیسی شان و شوکت دیکھنا چاہتے ہو تو اخلاق جیسی نعمت حسنہ کو اپنے اندر پیدا کرو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس طرح ہونا چاہئے جس طرح دیوار جو بہت سے اینٹوں کو ملا دینے سے بنجاتی ہے اور مضبوط ہوجاتی ہے اور فرمایا

والمومنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ الخ یعنی مسلمانوں کو آپس میں اس طرح ہونا چاہئے کہ اگر کسی مسلمان کو ذراسی بھی تکلیف ہو تو دوسرے کو اس سے زیادہ اثر ہو۔ لیکن آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے تکلیف میں ہوں اور ہم آرام میں ہوں۔ اللہ اللہ آپ فرماتے ہیں اور کتنے بہترین اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں کہ لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس یعنی جو شخص کسی انسان پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کریگا دوسری جگہ فرمایا ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔ آنحضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ تمام نیکیوں میں سب سے اچھی نیکی حسن خلق ہے۔ آنحضرت دعا کرتے کہ اللّٰھُمَّ اَحسَنتَ خَلقِی فَاَحسِن خُلُقِی یعنی اے اللہ جس طرح میری خلقت بہترین ہوئی ہے اسی طرح میرا خُلق بھی اچھا کردے۔ اور یہ صرف قول ہی تک محدود نہیں تھا بلکہ آپ نے اس پر عمل کرکے لوگوں کو دکھلادیا ذیل کے واقعات بطور مثال ذکر کئے جاتے ہیں۔

ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لئے جارہے تھے اتفاقاً آپ تنہا ایک درخت کے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی اور آرام لینے کے لئے درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے آپ کو اونگھ آگئی اتنے میں ایک دشمن رسول آگیا اور تلوار اٹھا کر کہنے لگا کہ من یحمیك منی یا محمد اے محمد اب مجھ سے تم کو کون بچائے گا۔ آپ نے نہایت ہمت سے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ یہ سنکر وہ گھبرا گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار لیکر فرمایا اب تجھکو مجھ سے کون بچائے گا وہ لاجواب ہوگیا اور کہا کہ کوئی نہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ دشمن دین ہے حضور کا مخالف ہے اس نے حضور کو تکلیف دینے کا ارادہ کیا تھا۔ اسلئے اس کو قتل کردینا مناسب تھا لیکن آپ کے رحم وکرم کا یہ حال ہے کہ آپ اس کو معاف کردیتے ہیں چنانچہ آپ کے اس حسن خلق کو دیکھکر وہ مسلمان ہوگیا۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں ایکدن سیر کیلئے باہر گیا جب واپس ہونے لگا تو راستہ میں ایک چڑیا کے دو تین بچے ملے میں ان .... کو اٹھا کر چلنے لگا جب پیچھے مڑکر دیکھا تو حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ ان کی ماں پیچھے پیچھے چلی آرہی ہے لیکن جب میں آنحضرت کی خدمت میں پہنچا تو آپ مجھ پر بہت خفا ہوئے اور فوراً چھوڑ دینے کو کہا میں نے ان تمام کو ان کی ماں کے حوالہ کردیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ حیوانوں کے ساتھ بھی اخلاق سے پیش آتے تھے۔

آنحضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ تم حیوانوں پر شفقت سے پیش آؤ کیونکہ شاید اس سے خدا تم کو بخشدے آپ نے اس کے متعلق ایک واقعہ پیش کیا کہ پہلے زمانہ میں ایک شخص بہت گنہگار تھا ایک مرتبہ وہ کہیں جارہا تھا راستہ میں اسے پیاس لگی اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا اور باہر آیا۔ اس نے باہر ایک پیاسے کتے کو دیکھا جو نم زمین کو چاٹ رہا تھا اسے رحم آیا اور وہ پھر کنویں میں اترا اور موزہ میں پانی لاکر پیاسے کتے کو پلادیا خدا کو یہ شفقت ورحم بہت پسند آیا اور اس گنہگار شخص کو بخشدیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں جاتے تو ہر ایک شخص کا کام مقرر کرتے اور اپنے لئے بھی کچھ نہ کچھ